3۔فاقہ میں روزہ

ولادت:۱۸۷۸ء

وفات:۱۹۵۵ء

خواجہ حسن نظامی

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ابتر	خراب	غازی آباد	ریاست اتر پردیش کا ایک شہر جو دلی کے قریب واقع ہے۔
اہلیہ	بیوی	غدر	1887ء کی جنگِ آزادی، جسے انگریز غدر یا بغاوت کا نام دیتے ہیں
بَلی	کڑایا شہتیر جس سے چھت کو سہارا دیا جاتا ہے۔	قتلے	ٹکڑے
بھادوں	بکرمی سال کا پانچواں مہینا جو 15 اگست سے 15 ستمبر تک ہوتا ہے۔	قطب	دلّی سے تین کلو میٹر دور حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا مزار واقع ہے۔
تاج ور	تاج والے، بادشاہ	صاحب	

www.ilmkidunya.com

تاراج	تباہ	کُلُ جدید لذیز	تمام نئی چیزیں دلکش ہوتی ہیں
تیغ و تفنگ	تلوار اور تیر	کھیل	اناج کا معمولی سادانہ
تیموری	مُراد مُغل حکمران	لق ودق	ویران
جولان گاہ	میدانِ عمل، میدانِ جنگ	گردش	بد قسمتی
چوپاڑ	چوپال، بیٹھک، جہاں مہمانوں کو ٹھہرایا جاتا ہے	ماما گیری	ملازمت
حفّاظ	حافظ کی جمع	مصاحب	دوست، محبت میں رہنے والا
رتھ	گھوڑا گاڑی	مکدّر	خراب، بدمزا
زیروزبر	تہ و بالا، تباہ برباد	مکلّف	پُر تکلّف

www.ilmkidunya.com

صلاح	مشورہ	میوات	ریاست الور کے قریب ایک علاقہ جہاں میو لوگ آباد ہیں
ظلِ سبحانی	اللہ کا سایہ، مُراد بادشاہ (بہادر شاہ ظفر)	ندیم	دوست

مشق

سوال نمبر ا۔ درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

(الف) مرزا سلیم والدہ کی باتوں سے کیوں آزردہ تھا؟

جواب: مرزا سلیم اپنی والدہ کی باتوں سے اس لیے آزردہ تھا کیوں کہ اُس کی ماں نے اُس پر رمضان المبارک میں گانوں کی محفل سجانے کی پابندی لگائی تھی۔ وہ چونکہ گانے سننے کا شوقین تھا اسی لیے پریشان تھا کہ یہ دن کیسے کٹیں گے۔ ایک دن افطار سے پہلے نتھن خان گا رہا تھا اس کی آواز کے شور سے مرزا سلیم کی والدہ کی تلاوت میں خلل آرہا تھا۔ والدہ نے اپنے بیٹے مرزا سلیم کو بلایا اور اسے رمضان میں گانے سننے سے منع کر دیا یہ بات مرزا سلیم کے معزاج کے خلاف تھی۔

(ب) مغلیہ دور میں رمضان میں جامع مسجد میں کیا سماں ہوتا تھا؟

جواب: جگہ جگہ حلقہ بنائے لوگ بیٹھے ہیں۔ قرآن شریف کے دور ہو رہے ہیں۔ رات کے قرآن سنانے والے حفاظ ایک دوسرے کو قرآن سنا رہیں۔ کہیں مسائل دین پر گفتگو ہو رہی ہے۔ دو عالم کسی فقہی مسئلہ پر بحث کرتے ہیں اور بیسوں آدمی بیٹھے مزے سے سن رہے ہیں۔ کسی جگہ توجہ اور مراقبہ کا حلقہ ہے۔ کہیں کوئی صاحب وظائف میں مشغول ہیں۔

الغرض مسجد میں چاروں طرف اللہ والوں کا ہجوم ہے۔

(ج) ۱۸۵۷ء کے بعد رمضان میں اس مسجد کی کیا حالت تھی؟

جواب: جگہ جگہ چولہے بنے ہوئے تھے۔ سپاہی روٹیاں پکا رہے تھے۔ گھوڑوں کے دانے دلے جا رہے تھے۔ گھاس کے انبار لگے ہوئے تھے۔

(د) مرزا شہ زور کون تھے؟

جواب: مرزا شہ زور مرزا سلیم کے بھانجے تھے

www.ilmkidunya.com

(ہ) میواتیوں نے مرزاشہ زور کے خاندان سے کیسا برتاؤ کیا؟

جواب: انھوں نے مرزاشہ روز کے خاندان کی خاطر کی اور اپنی چوپاڑ میں کچھ روز ان مسلمان گنواروں نے انکے کھانے پینے کی خبر رکھی اور جو پاڑ میں سب کو ٹھہرائے رکھا۔

سوال نمبر۲۔ خالی جگہ پر کریں:

(الف) مرزا سلیم رمضان میں گانے بہانے کی محفلیں سجاتے۔

(ب) مصاحب کے کہنے پر مرزا سلیم مسجد جانے لگے۔

(ج) مرزاشہ زور کی والدہ مرزا سلیم کی بہن تھی۔

(د) انگریز ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کو غدر کہتے ہیں۔

(ہ) گوجروں نے مرزا شہ زور اور اس کے خاندان کا سارا مال و اسباب لُوٹ لیا۔

(د) مغل خاندان چنگیز خان اور تیمور کی نسل سے تھا۔

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔درج ذیل رموزِ اوقاف کی وضاحت کریں: رابطہ، تفصیلیہ، قوسین، خط۔

رابطہ (:) اس کا استعمال وہاں ہوتا ہے جہاں وقفے سے زیادہ ٹھہرنا مقصود ہو جیسے

(1) کسی نے کہا خوب بات کی ہے: تندرستی ہزار نعمت ہے۔

(2) صدام دیکھ سکتا ہے: بول نہیں سکتا۔

تفصیلیہ (:۔) یہ علامت تفصیل بیان یا تشریح کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جہاں مثال، فہرست یا کوئی تفصیل بیان کرنی ہو۔ اس کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلا: (1) جو آدمی مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتا ہے کبھی بیمار نہیں ہوتا:۔

(۲) کرکٹ کی ٹیم میں مندرجہ زیل کھلاڑی شامل ہیں:۔

قوسین (): یہ علامت جملہ معترضہ یا کسی چیز کی تشریح کے موقع پر استعمال ہوتی ہے۔ نیز عبارت میں ایسا جملہ یا بیان جس کا اصل مضمون سے تعلق نہ ہو قوسین میں لکھا جاتا ہے۔

مثلاً: (1) واجد (خدا بہشت نصیب کرے) اچھا آدمی تھا۔

(2) امین الحق (میرا دوست) نے پی۔ ایچ۔ ڈی مکمل کر لی۔

www.ilmkidunya.com

خط: (-) یہ علامت جملہ معترضہ سے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہے۔ نیز محذوف کلمات کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

مثلا: (1) زاہد اور آپ کے پاس آئیں گے۔

(۲) میرے خیال من۔ وہ اتنا ذہین نہیں جتنا لوگ سمجھتے ہیں۔

سوال نمبر4۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: **خلاصہ**

"فاقہ میں روزہ "خواجہ حسن نظامی نے تیموری خاندان کے ایک ایسے گھر کی کہانی بیان کی ہے جسے پڑھ کر انسان کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے۔ مصنف کہتا ہے کہ جب ہندوستان پر تاتاریوں کی حکومت تھی اور لال قلعے پر اُن کا جھنڈا لہرا رہا تھا تو ہر طرف عیش وطرب کی محفلیں تھیں۔ لوگ خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن جب انگریز نے ہندوستان میں مداخلت کا آغاز کیا اور آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو تاج و تخت سے محروم کر دیا تو اُن پر دو قیامتیں ٹوٹیں جو ناقابل بیان ہیں۔ مصنف کہتے ہیں کہ یہ قصہ بہادر شاہ ظفر کے "بھانجے "شہ زور کا ہے جو کبھی اپنی تباہ حال زندگی سے

متعلق کسی سے تذکرہ نہیں کرتے تھے لیکن ایک دن جب انہوں نے شہ زور کو مجبور کیا تو اُس نے اپنی سرگذشت کچھ اس طرح سنائی کہ وہ اکثر اپنے ماموں مرزا سلیم کی محفل میں بیٹھا کرتا تھا۔ ماموں اور اُس کے دوست ہمیشہ جوانی کی محفلیں سجاتے رہتے اِس سلسلے میں ایک دفعہ رمضان میں اپنی والدہ سے ڈانٹ بھی سُنی تھی جس کی وجہ سے وہ کافی نیک بن گیے اور مسجد کا رُخ کیا اور رمضان میں مسجد میں منعقد ہونے والی مختلف دینی مجلسوں میں شریک ہوتے تھے۔

جب انگریز نے آخری مغل بادشاہ کو اپنے تخت وتاج سے محروم کیا تو اُسی مسجد کو اصطبل میں تبدیل کر دیا جہاں رمضان میں تراویح اور دینی محفلیں ہوا کرتی تھیں جہاں لوگ مل بیٹھ کر مختلف قسم کے پُر تکلف کھانوں سے افطاری کرتے تھے اب وہاں پیوند لگے میلے کپڑوں میں غربا نظر آنے لگے۔

رمضان میں سیکڑوں لوگوں کو کھلاتے تھے خود دانے دانے کے محتاج ہیں؟ دوسرا دن بھی گزر گیا اور فاقہ میں روزہ پر روزہ رکھا۔ شام کو چودھری کچھ کھانا اور پانچ روپے زکوۃ کے دے گیا۔ ماں یہ سن کر آگ بگولا ہو گی کہ میں زکوۃ کیوں لایا۔ اس کے کھانے سے مرجانا بہتر ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد معلوم نہیں اس نے کیا سوچا کہ مجھے ان روپوں سے سامان خریدنے کی اجازت دے دی۔ جس سے رمضان بخیریت گزر گیا۔ چھ مہینے بعد دہلی واپس آے۔ یہاں والدہ فوت ہو گیں۔ بہن کی شادی کر دی۔ اب دہلی می پڑا ہوں اور انگریز سرکار کے پانچ روپے ماہوار پنشن پر گزارہ کر رہا ہوں۔

www.ilmkidunya.com

لُبِ لُباب:

مصنف کی یہ کہانی انتہائی عبرت آموز ہے کہ انسان ہمیشہ ایک حال میں نہیں رہتا۔ جو کل کا بادشاہ تھا وہ آج گدا ہے اور شاید آج گداکل کا بادشاہ بنے۔ اس لیے انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور صبرو شکر کے ساتھ اطاعتِ الٰہی میں زندگی گزارنی چاہیے۔

سوال نمبر5۔ اپنے کسی قریبی دوست، استاد، عزیز یا رشتے دار کی شخصیت پر ایک مضمون تحریر کریں۔

جواب۔

قریبی دوست

میرے قریبی دوست کے بارے میں پوچھا جائے تو ان کا نام عشرت ہے۔ ان کی عمر باقی ہم جماعتوں والی ہی ہے، یعنی پندرہ سال ۔عشرت ایک خوش شکل اور خوش لباس شخصیت ہیں۔ عشرت کا سراپا بیان کرنا ہو تو ان کا قد پانچ فٹ سے کچھ زیادہ ہے۔وہ زیادہ لمبے بال رکھنے والی ہستی نہیں ہیں اور باقاعدگی سے انہیں کٹوا کر ایک صاف ستھری شخصیت کی صورت میں سکول میں آنا انہیں پسند ہے۔ شاید اسی وجہ سے ان کے بال گھنے اور چمکدار ہیں۔ ان کی

www.ilmkidunya.com

رنگت اجلی ہے۔ آنکھیں میں ہر وقت مسکراتی دکھائی دیتی ہیں۔ ان کا وزن ان کی عمر کے حساب سے اوسط ہے، نہ زیادہ دبلا پن ہے اور نہ ہی موٹاپا دکھائی دیتا ہے۔

وہ ہر کسی سے خوش اخلاقی سے پیش آنے والی شخصیت ہیں۔ مسکراہٹ ہر دم ان کے لبوں پر کھلتی ہے۔ کسی پر مشکل وقت پڑے ہم عشرت کو اس کی مدد کرنے کے لیے ہر دم تیار پاتے ہیں۔ ان کی انہیں اچھی عادتوں کی وجہ سے طلبہ کے علاوہ انہیں اساتنا بھی بہت پسند کرتے ہیں ۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے وقت پر ہوم ورک جمع نہ کرایا ہو۔ کلاس میں جب اساتذہ سوال پوچھتے ہیں، تو سوال مکمل ہونے سے پہلے ہی عشرت کا ہاتھ ہوا میں بلند ہو جاتا ہے۔ انہیں سکول سے گھر واپس جا کر ہوم ورک مکمل کرنے اور اس کے بعد باقاعدگی سے دو گھنٹے پڑھنے کی عادت ہے۔

ان کا نام کھیلوں کے مقابلوں میں نمایاں دکھائی دینے والے سٹوڈنٹس میں لیا جاتا ہے۔ ان کا پسندیدہ کھیل ٹیبل ٹینس ہے لیکن وہ سکول کی کرکٹ ٹیم میں بھی باولر کی حیثیت سے مقام بنانے میں کامیاب ہیں۔ مختلف جماعتوں کی ٹیموں کے علاوہ دوسرے سکولوں سے ہونے والے میچوں میں اپنے سکول کے لیے کئی اعزازات حاصل کرنے کی وجہ سے ٹیم میں ایک اہم کھلاڑی ہیں۔

شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں باقاعدگی سے صبح کی سیر کرنے کی عادت ہے۔ ہر روز اپنے گھر کے قریب واقع پارک میں دو چار کلومیٹر چکر لگانے کے بعد وقت پر سکول کی آنے والے سٹوڈنٹس میں سے ایک ہیں۔ اسی عادت کی وجہ سے ان کا سارا دن چاق وچوبند گزرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

عشرت کی انہیں عادات اور رویے کی وجہ سے تمام طلبہ ان کی عزت کرتے ہیں اور اساتذہ انہیں ایک اپنے شاگرد کی حیثیت سے بھرپور شفقت سے نوازتے ہیں۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ کلاس میں ہر سٹوڈنٹ کے لیے ایک بہترین دوست ہیں اور انہوں نے کبھی مشکل وقت میں کسی کی مدد کرنے سے اعتراز نہیں کیا ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com